کل تک وزیراعظم عمران خان فرانس کے سفیر کے ملک بدر کرنے کی بنا پر جس معاشی اور اقتصادی مشکلات سے پاکستانیوں کو ڈرا رہے تھے، آج فرانس کے سفیر کو ملک بدر نہ کرنے کے باوجود فرانس نے وہ تمام پابندیاں عائد کردیں اور یہ آخری مطالبہ نہیں، بلکہ شیطان کی آنت کی طرح ان کفار کے مطالبات کی لمبی فہرست ان کے پاس ہے، لہٰذا خودداری اور ملی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں صاف اور دوٹوک جواب دے دیں، ان شاء اللہ! اللہ تعالیٰ اس سے آسانیوں کی راہیں کھولے گا۔

....

پنجاب حکومت کا اسلام کو اسلامیات تک محدود کرنے کا نوٹیفکیشن

سپریم کورٹ نے ۲۰۱۴ء میں اقلیتوں کے مطالبہ پر اسکولوں کے نصابِ تعلیم کے حوالہ سے جناب شعیب سڈل پر مشتمل ایک رکنی کمیشن قائم کرکے رپورٹ اور تجاویز طلب کیں تو انہوں نے اپنی رپورٹ میں تجویز کردیا کہ اسکولوں کے نصابِ تعلیم میں اردو، انگریزی، معاشرتی علوم کی کتب سے حمد، نعت، خلفائے اسلام، تاریخِ اسلام کی نامور شخصیات اور مسلمانوں کے حوالے سے تاریخی حوالہ جات ختم کیے جائیں اور انہیں اسلامیات تک محدود کیا جائے۔ ان مضامین میں اسلامی مواد، مذہبی ہدایت دینے کے مترادف ہے، کسی غیر مسلم کو یہ مواد پڑھنے کے لیے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ پرائمری نصاب سے ایسے مضامین کا اخراج کیا جائے۔ یہ رپورٹ ابھی سپریم کورٹ میں جمع کرائی ہی تھی اور سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بغیر پنجاب حکومت کے ہیومن رائٹس اینڈ مینارٹی افیئر ڈیپارٹمنٹ کے جاری کردہ مراسلے میں سیکرٹری اسکول پنجاب کو ہدایت کردی گئی کہ وہ ڈاکٹر شعیب سڈل کے ایک رکنی کمیشن کی سفارشات کے مطابق مذہبی مواد نصابی کتب سے خارج کردے۔

اتحادِ تنظیماتِ مدارسِ دینیہ پاکستان نے اس پر شدید احتجاج کیا، قومی اقلیتی کمیشن، اسلامی نظریاتی کونسل اور پنجاب کے متحدہ علماء بورڈ نے اس کو مسترد کردیا، اس لیے گورنر پنجاب اور اسپیکر پنجاب اسمبلی نے اس پر عمل درآمد کو فی الحال رکوادیا ہے۔ اس صورت حال میں اتحادِ تنظیماتِ مدارسِ دینیہ پاکستان کے مقتدر راہنماؤں کا درج ذیل تبصرہ ملاحظہ فرمائیں:

''حال ہی میں سپریم کورٹ کے قائم کردہ ون مین کمیشن نے اپنی رپورٹ جاری کی ہے، پھر اس کی متابعت (Follow Up) میں پنجاب ہیومن رائٹس اینڈ مائنارٹی افیئرز ڈیپارٹمنٹ نے پنجاب کریکولم ٹیکسٹ بورڈ کو ہدایت جاری کی ہے کہ اسلامیات کے علاوہ دیگر مضامین کی نصابی کتب میں حمد، نعت،

اول سے اس سازش کا سدِباب نہ کیا گیا تو آگے چل کر یہ اقدامات بڑے پیمانے پر ملک میں انتشار کا باعث بنیں گے، جبکہ ملک پہلے ہی سیاسی انتشار کی زد میں ہے، اس لیے دانش مندی کا تقاضا یہ ہے کہ شروع ہی سے اس کا سدِباب کیا جائے۔‘‘

ان حالات میں لگ یہ رہا ہے کہ ہماری حکومتی مشینری پوری قوت اور شدومد کے ساتھ اس ڈیوٹی پر مامور ہے کہ جلد سے جلد اس ملک سے اسلام اور آئین میں موجود اسلامی ! ل سے چھٹکارہ حاصل کیا جائے اور اس ملک کو سیکولر ملک / اسٹیٹ باور کرایا جائے۔ اس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ جب ہمارے حکمران ہر معاملے میں بھکاری بن کر کبھی تعلیم کے نام پر، کبھی صحت کے نام پر اور کبھی ملکی ترقی کے نام پر دوسروں سے بھیک مانگیں گے اور فنڈ وصول کریں گے تو بیرونی قوتیں اور لابیاں اپنی این جی اوز کے ذریعہ حکومتوں اور اداروں کو بلیک میل کریں گے۔

۱:- آج ان تمام مضامین کو اسلامیات میں داخل کرنے کی بات کی جارہی ہے، کل کو کہا جائے گا کہ اسلامیات کی کتاب میں مذہبی موضوعات کی بھرمار ہوگئی ہے، بچوں کے لیے یاد کرنا مشکل ہوجاتا ہے، اس لیے ان میں تخفیف کی جائے، چلو اسلامیات سے بھی ان مضامین کی چھٹی۔

۲:- ہمارے بزرجمہروں نے عملاً جہاد کو پہلے ہی دہشت گردی کا نام دے دیا، رہے جہاد کے مضامین، ان کو بھی کافی حد تک نصاب سے خارج کردیا، اب آگے کیا گارنٹی ہے؟ کہ یہ نہ کہا جائے گا کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج حتیٰ کہ قرآن اور اسلام کو نصابِ تعلیم سے نکال باہر کریں، کیونکہ اس سے بنیاد پرستی کے جراثیم پروان چڑھتے ہیں، اس لیے یہ بھی ناقابلِ برداشت ہیں، تو آپ کے پاس ان باتوں کا کیا جواب ہوگا؟

۳:- آئینِ پاکستان کے مطابق ریاست کی ذمہ داری ہے کہ قرآن وسنت کے مطابق زندگی ممکن بنانے کے لیے ریاست ہر طرح کا بندوبست کرے، جو ریاست نظامِ تعلیم سے اسلام کے متعلق ہر بات کھرچ کھرچ کر نکال دے، وہ اپنی اس آئینی ذمہ داری کو کیسے پورا کرے گی؟

۴:- کیا وجہ ہے کہ پچانوے فیصد سے زائد یہاں مسلمان ہیں، ملک اسلام کے نام پر بنا ہے، اس ملک کا آئین اسلامی ہے، تو کیا پانچ فیصد سے کم اقلیتوں کے خوف سے پورا نصاب ہی تبدیل کردیا جائے؟ اقلیت کے خوف سے اکثریت کو اپنے حق سے محروم رکھا جائے۔

۵:- جب کہ اقلیت کے لیے پہلے سے رائج قانون ہے کہ ان کو یہ مضامین پڑھنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اسلامی تعلیم سے ان سے امتحان لیا جائے گا۔

۶:- جب کہ اقلیتیں بھی اس ملک کی ہیں، اگرچہ انہیں اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا،

کیونکہ قرآن کریم ’’لَآ إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ‘‘ کہہ کرمنع کرتا ہے کہ غیر مسلموں کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا، لیکن اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا تو اسلامی ریاست کی ذمہ داری بنتی ہے۔

۷:- کیا ان ۷۴ سالوں میں کبھی کسی غیر مسلم بچے نے یہ کہا کہ: اس پرائمری نصاب میں شامل مضامین کی اسلامی تعلیمات سے متأثر ہوکر میں نے اسلام قبول کیا ہے۔

۸:- اردو بحیثیت اردو، انگریزی بحیثیت انگریزی اور معاشرتی معلومات کیا گھوڑوں، گدھوں، بلیوں اور ہندو، سکھ، یا کسی دوسرے ازم سے متعلق شخصیات کے قصہ کہانیوں سے سیکھی جاسکتی ہے اور اسلامی لٹریچر اور اسلامی شخصیات سے نہیں، ایسا تعصب کیوں؟

پرویز مشرف کے دور میں بھی اخبارات میں یہ خبریں آئی تھیں کہ سرکاری اسکول وکالج کی دینیات، اسلامیات، معاشرتی علوم اور جغرافیہ کے نصاب میں تبدیلی کرکے اس سے آیاتِ جہاد، جہاد کے مضامین، مینارِ پاکستان، ۱۹۶۵ء، ۱۹۷۱ء کی جنگوں کے شہداء کے تذکرے، بھارت سے ممکنہ نفرت پیدا کرنے والے مضامین، قیامِ پاکستان کے بعد ملکی اثاثوں کی تقسیم، مسلمانوں کے قتلِ عام اور مسلمان خواتین کی عصمت دری وبے حرمتی وغیرہ کے موضوعات پر مبنی تمام ابواب نکالے جائیں۔ ’’پرانے شکاری نیا جال‘‘ کے مصداق اب یہ رپورٹ سامنے لائی گئی ہے، تاکہ مسلمانوں کا ردِعمل جانچا جائے اور ان اداروں میں چھپے بیرونی ایجنٹ اس تاک میں ہوتے ہیں کہ کوئی خبر آئے اور ہم اس پر عمل کرکے اپنے آقاؤں کو خوش کریں۔

اس پر سوچنے کی ضرورت ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ابھی تک اس کمیشن نے اپنی تئیں یہ سفارشات مرتب کیں، اور ۳۰ مارچ ۲۰۲۱ء کو سپریم کورٹ میں جمع کرائیں، لیکن پنجاب کے تعلیمی اداروں میں بیٹھے آلۂ کار اس پر احکامات بھی دینے لگ گئے۔ خبروں میں ہے کہ وزیرِ تعلیم ان ہدایات کی نفی کررہا ہے، لیکن گورنر پنجاب اس نوٹیفکیشن کو روکنے کے احکامات جاری کرتا ہے۔ آخر سچ کیا ہے؟ اور جھوٹ کیا ہے؟

ان حالات میں تمام پاکستانی عوام اور خصوصاً دینی طبقہ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ بیدار اور ہوشیار رہ کر ان حالات کے مضمرات پر خوب غور وفکر کرکے اس کے لیے کوئی مستقل اور پائیدار لائحہ عمل بنانے کی کوشش کریں، ورنہ ایسا نہ ہو کہ ہماری غفلت، سستی اور کاہلی کی سزا آنے والی نسلوں کو بھگتنی پڑے، ولا فعل الله ذٰلك. إن أريد إلا الإصلاح مااستطعت وما توفيقي إلا بالله عليه توكلت وهو رب العرش العظيم.

وصلى الله تعالىٰ علىٰ خير خلقهٖ سيدنا محمد وعلىٰ آلهٖ وصحبهٖ أجمعين

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....